© rasailojaraid.com

دارشکوہ نے بعض علماء کے ساتھ اپنے اختلافات کا خود ذکر کیا ہے۔ وہ سرِ اکبر کے دیباچہ میں لکھتا ہے۔

"در ہندوستان وحدت نشان، گفتگوئے توحید بسیار است۔ و علمائے ظاہری و باطنی طائفۂ قدیم ہند را از وحدت انکارے و بر موحدان گفتارے نیست، بلکہ پایہ اعتبار است۔ بر خلاف جہلائے این وقت کہ خود را علماء قرار دادہ اند و در پے قیل و قال و آزار و تکفیر خداشناسان و موحدان افتادہ، جمیع سخنان توحید را کہ از فرقان مجید و احادیث صحیح نبوی صریح ظاہر است، ردی نمایند و راہزنانِ راہ خدایند"۔ [۱]

داراشکوہ کے ہم خیال "نواسۂ محی الدین و ملت" کہتے تھے [۲] لیکن مسلمانوں کو اس کی ہندو یوگیوں اور سنیاسیوں سے صحبت پسند نہ تھی۔ بھائیوں میں تخت نشینی کی مخالفانہ کوششوں کا نتیجہ یہ ہوا کہ زمانہ ساز اور ضمیر فروش امراء اور علماء بھی اسے ملحد سمجھنے لگے اور انھیں یہ خوف ہو گیا کہ اگر دارا بادشاہ ہو گیا تو اکبر بادشاہ کی مذہبی بے قاعدگیاں اور بے راہ رویاں ہندوستان میں عام ہو جائیں گی۔

مآثرِ عالمگیری کا مصنف مستعد خاں، داراشکوہ کے قتل کے اسباب بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"و از شنائع اطوار داراشکوہ کہ بیشتر باعثِ قہر خدائے اسلام شد، میلان طبع او بآئین ہنود و اشاعت طریقہ اباحت و الحاد بود"۔ [۳]

اس بات سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ داراشکوہ کے قتل اور اورنگ زیب کی تخت نشینی سے اس تحریک کو بڑا دھکا پہنچا مگر یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ تحریک ختم نہیں ہوئی اور اس کی روح برابر کام کرتی رہی۔ جوگیوں اور بیراگیوں کا اثر برابر باقی رہا۔ محمد شاہ بادشاہ (متوفی ۱۱۶۱ھ)

---

[۱] اوپانیشاد (سرِ اکبر) دیباچہ ص چہار [۲] رودِ کوثر۔ ص ۱۰۴ [۳] مآثرِ عالمگیری۔ ص ۴، نیز ملاحظہ ہو۔ ۲۷

© rasailojaraid.com